

اجتہاد و تقلید پر اعتراضات کا تجزیہ



جمع و ترتیب سید عابد حسین زیدی

پیغام وحدت اسلامی کراچی

اجتہاد و تقلید پر اعتراضات کا تجزیہ

جمع و ترتیب
سید عابد حسین زیدی

ناشر
پیغام وحدت اسلامی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کی شائعت

- نام کتاب : اجتہاد و تقلید پر اعتراضات کا تجزیہ
مؤلف : سید عابد حسین زیدی
کمپوزنگ : الباسط پرنٹرز 021-6606211
پروف ریڈنگ : سید رضا عباس عابدی (محمد)
مطبع : الباسط پرنٹرز
ایڈیشن : پنجم
تعداد : ایک ہزار
سال طبع : ۲۰۰۹ء

مدرسة القائم

50- ہزار پاک 20 سادات کالونی، فیڈرل بی ایریا، کراچی

فون: 0334-3102169 - 021-36366644

ویب سائٹ: www.af-qaim.com ای میل: info@af-qaim.com

انتساب

ان عظیم المرتبت علماء و مراجع

کے نام

جنہوں نے اپنے قلب کے لبو کو

قلم کی سیاہی میں بدل کر

شجر دین اسلام کی

آبیاری کی

﴿مقدمہ﴾

اجتہاد و تقلید ایک ایسا موضوع ہے جس پر اردو زبان میں بہت کم کتب لکھی گئی ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں اگرچہ بزرگ تقلید کے فلسفے سے آگاہ ہونے کے ساتھ ساتھ علماء اس پر کاغذ بھی رہے ہیں لیکن جس انداز سے نوجوان نسل نے فلسفہ اجتہاد کو قبول کیا ہے وہ اس پر آشوب دور میں دین اسلام کی جاہلیت اور آفاقیت کی محکمہ دلیل ہے۔ خاتم النبیین، آخر کرام علیہم السلام نے اجتہاد کا دروازہ اپنی حیاتِ ظاہری ہی میں کھلوا کر اسلام جیسے دین کو ہمیشہ کے لئے ایک جمود سے بچا لیا ہے مذہبِ اہلسنت کی یہ روش اس کو دیگر مکاتب فکر سے ممتاز کرتی ہے۔ اجتہاد کو اسلام چلانے کا انجن بھی کہا جاتا ہے۔ مجتہد افکار کے خام مال کو اس انجن کی بھنی میں چس کر اجتہادی عمل انجام دیتا ہے اور دوسری طرف سے اس کو قابل عمل حالت میں معاشرے میں سپلائی کر دیتا ہے۔ کیونکہ عوام الناس کا حق تحقیق کئے بغیر ان افکار کو خام (CRUDE) حالت میں استعمال نہیں کر سکتے۔ موجودہ دور کے مسلمان اسکالرز جن میں مقلد پاکستان حضرت علامہ اقبالؒ کے صاحبزادے ڈاکٹر جنس جاوید اقبال نمایاں ہیں، اس جدوجہد میں مصروف عمل نظر آتے ہیں کہ اجتہاد جیسے دیگر مسلمان مکاتب فکر تک نہ پہنچے ہیں دوبارہ

قابل عمل بنایا جائے۔ اس کتاب میں جس موضوع کو زیر بحث لایا گیا ہے یعنی "اجتہاد و تقلید پر اعتراضات اور ان کا مدلل جواب" اس سے قبل اس موضوع پر کوئی کتاب منظر عام پر نہیں آئی۔ طرز تحریر میں استدلال اور آیات و اخبار و حکایات سے بکمال خوبی و خوش اسلوبی سے استفادہ کیا گیا ہے اور حقائق کو بڑی سلیس اور سادہ زبان میں پوری تفصیل سے ایسا انداز میں بیان فرمایا ہے کہ ہر ذہن یا آسانی سمجھ لے۔ اس کتاب کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں اختلافات مجتہدین جیسے نازک موضوع کو بڑی باریک بینی سے اس کے اسباب و مصلح کا جائزہ لیتے ہوئے زیر بحث لایا گیا ہے اور سادہ مثالوں کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ عوام الناس کو ایک طرف اس ابھمن سے نجات دلائی جائے اور دوسری طرف ایسی کوششوں کا قلع قمع کرنے میں بھی اقدام کیا جائے جو اجتہادی فکر کو نقصان پہنچانے کے لئے کی جارہی ہیں تاکہ شیعیت اسی بناؤ اور جمود کا شکار ہو جائے جس گتہ میں دوسرے مذاہب گرفتار ہوئے۔

آخر میں میں قوی نظر کے لئے اتنا کہنا ضروری سمجھوں گا کہ مذہب حق پر قائم رہے ہوئے اجتہاد و تقلید پر اعتراضات محض جہل مقصری کے علاوہ کچھ نہ ہوگا کیونکہ امام حسن عسکری علیہ السلام کا واضح ارشاد موجود ہے کہ

"عوام الناس کے لئے ضروری ہے کہ فقہاء یعنی احکام شریعت کو تفصیل و تحقیق کے ساتھ جاننے والوں میں سے جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرنے والا ہو، اپنی نفسانی خواہشات کا تابع نہ ہو اور رسول کا فرمانبردار ہو اس کی تقلید کریں۔"

نیز امام زمانہ حضرت حجت علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

"زمانہ نبوت کبریٰ میں پیش آنے والے حالات کے سلسلے میں ہماری حدیثوں کو بیان کرنے والے علماء کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ ہماری طرف سے تم پر حجت ہیں

اور میں اللہ کی طرف سے تم پر جنت ہوں۔"

آخر میں اس دعا کے ساتھ کہ پروردگار پہ تصدیق محمد و آل محمد اس کتاب کی تصنیف و طباعت نیز عوام ان اس تک پہنچانے میں تگ و دو کرنے والوں کو اجر عظیم ہوا فرمائے۔

والسلام

الافقر

ڈاکٹر سید محمد حسن رضوی

فہرست

صفحہ نمبر	موضوع	نمبر شمار
۱	پیش لفظ	(۱)
۲	اسلام اور تہذیب کیا ہے؟	(۲)
۳	تہذیب کے مفہم سے آشنائی	(۳)
۴	اسلام اور تہذیب کا قرآن سے تعلق	(۴)
۵	اسلام اور تہذیب کا احادیث سے تعلق	(۵)
۶	عقائد و اقداس کیا مراد ہے؟	(۶)
۷	اسلامی اقداس اور ان کا تجزیہ	(۷)
۸	پہلا امر فرض اور اس کا جواب	(۸)
۹	دوسرا امر فرض اور اس کا جواب	(۹)
۱۰	تیسرا امر فرض اور اس کا جواب	(۱۰)
۱۱	چوتھا امر فرض اور اس کا جواب	(۱۱)
۱۲	پنجم امر فرض اور اس کا جواب	(۱۲)
۱۳	کچھ لوگوں نے تہذیب کو کب چھوڑی؟	(۱۳)
۱۴	پانچویں امر فرض اور اس کا جواب	(۱۴)

۳۹	پہلا اعتراض اور اس کا جواب	(۱۵)
۴۱	ساتواں اعتراض اور اس کا جواب	(۱۶)
۴۲	آٹھواں اعتراض اور اس کا جواب	(۱۷)
۴۷	نواں اعتراض اور اس کا جواب	(۱۸)
۵۱	دسواں اعتراض اور اس کا جواب	(۱۹)
۵۴	گیارہواں اعتراض اور اس کا جواب	(۲۰)
۵۳	بارہواں اعتراض اور اس کا جواب	(۲۱)
۵۵	الفتوا کا تعلق کچھ دین کی حد تک	(۲۲)
۶۱	مسئلہ نماز	(۲۳)
۶۱	مسئلہ طہ	(۲۴)
۶۲	مسئلہ رجم	(۲۵)
۶۴	مسئلہ توبہ	(۲۶)
۶۵	ادب و آداب کے نگرانی کی صورت میں مجتہدین کا عمومی طریق کار	(۲۷)
۶۵	مطلق و شرعی احکام	(۲۸)
۶۶	عقوبت و عدم عقوبت	(۲۹)
۶۶	احکام کی روایت کا نگرانی	(۳۰)
۷۰	انقسام احکام	(۳۱)
۷۶	ایک کمالی تحریر	(۳۲)
۷۶	ایک سوال	(۳۳)
۷۸	۲۱	(۳۴)

پیش الفاظ

اگر وسیع قلبی اور بالغ فطری سے دیکھا جائے تو اس وقت دیا کے تمام مذاہب میں فقط اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جسے ہر طبقے کے لوگ تیزی سے قبول کر رہے ہیں خصوصاً براعظم یورپ اور امریکہ میں اسلام جس سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے اس کی وجہ سے اسلام دشمن طاقتیں بے حد مضطرب نظر آتی ہیں۔ ہم ان حالات کو اس انداز سے بھی کہہ سکتے ہیں کہ جدید دنیا جو خطہ زمین سے باہر پرواز کر چکی ہے دوسرے سیاروں پر وجود زندگی کے مستحاشی، کائنات پر حکومت کرنے کا خواب دیکھنے والی تہذیب یافتہ متمدن دنیا آج زندگی کے دورا پے پر کھڑی ہے کہ یا تو وہ امن اسلام میں پناہ حاصل کرے یا مذہب کی قید و بند سے آزادی حاصل کرے، اس کی وجہ عالم فقط ایک ہی ہے اور وہ ہے اسلام کی آفاقیت۔ چودہ سو سال جو مشر پیش کی گئی آیات قرآنی آج حرف بہ حرف سچائی پر منطبق ہو رہی ہیں۔ جوں جوں سائنس ترقی کی منازل طے کرتی جا رہی ہے اسلامی احکام کی حقانیت سامنے آتی جا رہی ہے۔ یہ اسلامی احکام خواہ آیات قرآنی کی صورت میں ہوں یا احادیث نبویؐ و ارشادات ائمہؑ کا ہرین مہم اسلام کی صورت میں ہوں، نئی نوع انسان کے لئے بہر حال علاج و شہر خواہی کا منبع ہیں۔

اجتہاد و تقلید

کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجتہاد و تقلید کیا ہے؟

یہ بھی موضوع میں سے ہے۔ ہاں وہ مطلب سمجھ رہے ہمارے دوسروں سے، امام احمدیہ کے عقیدے ہیں۔ مثلاً عقیدے یا درمواقع یہ ہیں جہاں فقہاء راجحہ کی فتویٰ دیں۔ امام احمدیہ کی عمر سے لے کر امام احمدیہ و قریہ کی عمر کے مسائل حاصل شدہ ہیں۔ یہاں امام احمدیہ۔
 فن کو اس علم و فن کا مجتہد کہا جاتا ہے۔

شرعی احکام دیکھنے اور ان میں حاصل رہے کے پتہ پتہ کا سہارا دینے سے جو سب دیکھیں وہی وہاں اس وقت میں تو شک نہیں ہے۔ وہاں آگاہی میں نہ رہا ہے۔ یہی احکام و زیورات کی عمر و تکلیف میں پورا پورا پتہ دیکھنا۔
 امام احمدیہ کے تائید الہامی حاصل رہے اس پتہ پتہ سے۔ یہ امام احمدیہ کا پتہ دیکھنا۔
 امام احمدیہ کے تائید الہامی حاصل رہے اس پتہ پتہ سے۔ یہ امام احمدیہ کا پتہ دیکھنا۔
 امام احمدیہ کے تائید الہامی حاصل رہے اس پتہ پتہ سے۔ یہ امام احمدیہ کا پتہ دیکھنا۔

ہوں نہ محنت نہ محنت تھی نہ ملے میں ہوں یہ لاکھوں ہر مایہ
 تاروں میں وہاں نہیں ہیں۔ مومن کی دھڑکیں اور صاف لہری
 ہوں کی طرف ہیں۔ ان صوفیوں کے متعلق یہ محض ہے جو نور محمد ہیں
 یہ ان کے وہاں ہے۔ یہ ہر سال میں ہی مجتہدین علیہ السلام اور ان کے خوار
 ہیں۔

﴿اپنی تہذیب کو پہچانیں﴾

ہے ان محمدیوں کے آگے، ان کے سر پر ملے تاکہ ان کے
 وہ ان کے اس وقت ہے، ان کے ہر سال میں وہاں ہے۔ وہاں ہے
 صلیب، یہ ان کے وہاں ہے۔ ان کے ہر سال میں وہاں ہے۔
 ان کے وہاں ہے ان کے وہاں ہے۔ ان کے وہاں ہے۔ ان کے وہاں ہے۔
 ان کے وہاں ہے ان کے وہاں ہے۔ ان کے وہاں ہے۔ ان کے وہاں ہے۔
 ان کے وہاں ہے ان کے وہاں ہے۔ ان کے وہاں ہے۔ ان کے وہاں ہے۔
 ان کے وہاں ہے ان کے وہاں ہے۔ ان کے وہاں ہے۔ ان کے وہاں ہے۔
 ان کے وہاں ہے ان کے وہاں ہے۔ ان کے وہاں ہے۔ ان کے وہاں ہے۔
 ان کے وہاں ہے ان کے وہاں ہے۔ ان کے وہاں ہے۔ ان کے وہاں ہے۔
 ان کے وہاں ہے ان کے وہاں ہے۔ ان کے وہاں ہے۔ ان کے وہاں ہے۔

حدیث (۲)

شیخ حر عاملی نے اس میں مشیخہ باب میں احادیث میں تہذیب القضا میں
 ہر جہت سے ان کی روایت میں ہے اور اس کے تہذیب ہے۔ ہر جہت سے ان کے
 محاذ سے فرمایا

بلفی ان ففعلو فی الجامع وفتفی فیه.

یعنی مسجد اسم ہے۔ مسجدوں میں جہاں لوگ نماز دیتے ہیں
مسجد کہتے ہیں۔ جو ہوش ہے۔ آپ نے جہاں نماز کی ہے وہ آپ کے
ہاتھ والوں کو بیان کر دیتا ہوں۔

جو ہوش والے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کی صبح کردہ
ایسا ہی کیا کرو۔

مسجد و اماکن مصلیٰ سے تسمیہ۔ یہ فقہ حنفی میں ہے۔ مسجد میں نماز
کیا کرتے تھے امامت بھی وہاں سے ہے۔ نماز کی تاریخ وہاں۔ ہر نماز میں
اللہ کے حمد یہاں سے۔ یعنی مسجدیں ہمارے ہاں سے ہیں۔ اس لیے کہ
اس پر عمل ضروری ہے۔

حدیث (۳)

شعبہ رافعی سے: ہمارا الشیخ، باب مسجد۔ ہمارے قصہ میں ہے کہ
”مسجد عزرائیل میں چھ گھر ہیں۔ ہر گھر میں ایک آدمی ہے۔ ہر
گھر میں دو سے میں ایک مور، ان کا ہر سال پانچھ گھنٹے کے لیے
حاصل ہوتا ہے۔ آپ نے ان میں سے ایک آدمی کو دیکھا ہے؟ میں نے نہیں
دیکھا۔ ہر سال اس کے ہاں سب آدمی ہوتے ہیں۔“

حدیث (۴)

یہ روایت ایک تاریخ سے ہے۔ شعبہ صدوق سے ”ہمارے ہاں
تو ان کے ”میں کئی آدمی محبوب کے گھر سے نماز کیے۔“ کوئی سال
الشیخہ جدید نمبر ۱۸ صفحہ ۱۰۱

حدیث یعنی فقہ کی طرف رجوع نہ کیجئے وہ لوگ میں طرف سے قریحت ہیں۔
(ابو= علوم امت اسلامیہ - امام شافعی)

حدیث (۵)

یہ روایت شیخ صدوق کے معتبر طریقوں سے روایت ہے یہ مؤرخین سے غرض
کے احباب میں تفریق ہے میں نے حضرت مسلم کے احادیث میں لکھا ہے رحمہم
حلیہ اس پر کاربہر کے حلیہ پر تکرار ہے خصوصاً چھپا ہوا ہر سال ایک آپ کے
حلیہ پر ششوں کو ہے تو خصوصاً ایک ہوا ہے تو میرے بعد ہیں گئے
میں حدیث دست غائب ہیں گئے (البحرینو یہاں اس میں بعدی، اسے
میں کے حدیثوں پر ہیں کے چلی (پر حدیث گئے)۔
(ابو= جامع احادیث شیخ صدوق میں، اس پر حدیث صدوق میں)۔

حدیث (۶)

جیسا کہ ایک اور روایت میں ہے کہ خصوصاً ایک
میں امت کے علماء کی رسائل کے میں کے مشل ہیں۔

حدیث (۷)

میں قیامت کے اس اپنی امت کے علماء پر تو روایات میں کامیابی امت کے
علماء کے چنے کے میں کے مشل ہیں رسائل حدیث (جامع حدیث)
نظام کے کہ تو روایات سے جو امت میں جائزہ نظام میں
درہمیں مدرس شیعوں کے اس مسلم فقید سے وقت اور ہوا کے کائنات کے قیامت
حضرت رسول کریم کے سوا تمام انبیاء و مرسلین سے مصلحت میں ہوا ہے کہ انہی
کے ارث ہیں اور لوگوں و قیامت سے ہم اور حدیث و حاصل رہا ہے جسے نہ کہ علماء سے تو

[illegible]

(A) $\frac{1}{2} \pi$

میں نے اس وقت تک اس کی طرف توجہ نہیں دی تھی۔

[illegible]

(۱) اہل بیت علیہم السلام

۱۶: جہان الشیعہ جلد نمبر ۹، باب ۱۰، صفحات ۱۲ تا ۱۵، صفحہ ۱۴

(۳) الحیدر آباد، جلد سوم ۱۹۶۱ء (۲) ، ص ۳۲

(۵) نوح القاسم صفحہ ۸۶

جہاں سے ملے، وہاں سے لے لیں۔

اعترافات
اور ان کا
تجزیہ

اعتراف (۱)

تھیں تو اس کا یہ نہ کہہ رہے تھے۔ مگر وہاں کی حالت و حالات میں میرا
ضرورت کے تحت بہ ۲۴ گھنٹوں کی رات کو جا کر رہ گیا تھا۔ — علیحدگی پر منتقلی سے

١) واحدات مائة بـ عيني امد و بـ عيني ان في ماضى مضارع □

تمہارے پاس بہت سے ایسے طریقے ہیں جن سے تمہاری زندگی میں

جواب

۱۔ اوتھنا کے متعلق میں چونکہ جو ترجمہ سے مراد ہے اسے
پڑھ کر ہی معلوم ہوتا ہے کہ وہی ہے جسے خدا و مہیا نے تحریر کیا ہے اس سے
مقابلے میں پہلے نام و اہمیت سے جو ملے گا اسے غور سے دیکھ کر یہ
بات اٹھائے کہ اسے کیا جہاد بھی کہیں ہی نہیں جانتا وہ اس سے کہیں
واقفیت سے بہت شریک میں نہیں آتا اس کی تفسیر کے آثار سے اس کی مدت
کی کہ اس کا حال یہ ہے کہ اس کی تفسیر ہے۔

اور ان بات پر کہ روایت میں سوسا دیا میں تقدیر بدست و حق
 ہے۔ میں نے ان باتوں سے ملنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن یہ بات
 رشاد میں ہے۔ جب کہ یہ بات جو حاصل ہوئی ہے ۱۹۶۱ء میں
 حقائق کے مطابق ہے۔ یہ بات جو ہے۔

[illegible]

خود کسی غیر مجتہد کو نصب و مقرر کیا ہو۔

جواب (۳)

یہ بات کہ امام کا نصب یہ ہے کہ (ایسا کہ نصیب رحلاً دون
الصحابہ) جس جہت سے وہ دوسرے جس کا قول شریعاً جائز ہو جس میں امام مجتہد بھی
جہت سے امام کا یہ کہ جس جہت میں اور مجتہد امام کی طرف سے جہت
ہے۔

یعنی ان مجتہدین کا نصب یہ ہے کہ جس جہت سے وہ ہیں، محمود ہی
سے ان کا نصب اور شریعت سے آئینہ امام
جس کا نصب ہے۔ یہ عقد (مقدمہ) یعنی امام کی جہت (یعنی مجتہد) اور
مجلس میں امام کا یہ کہ جس جہت سے صاحب امتیاز امام کا ہے۔
جواب (۴)

یہ کہ یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ مجتہد امام (جس کی طرف امام
کا نصب ہے) امام کا مطلب ہے امام کی جہت سے کہ یہ امام ہے۔ پہلی صورت
ہے کہ امام کی صورت سے امام کا یہ کہ جس جہت سے کہ امام کا یہ کہ
جو امام کا یہ کہ امام کا یہ کہ امام کا یہ کہ امام کا یہ کہ امام کا یہ کہ
امام کی جہت میں امام کا یہ کہ امام کی جہت میں امام کی جہت میں امام کی جہت میں
امام کی جہت میں امام کی جہت میں امام کی جہت میں امام کی جہت میں امام کی جہت میں
امام کی جہت میں امام کی جہت میں امام کی جہت میں امام کی جہت میں امام کی جہت میں
امام کی جہت میں امام کی جہت میں امام کی جہت میں امام کی جہت میں امام کی جہت میں
امام کی جہت میں امام کی جہت میں امام کی جہت میں امام کی جہت میں امام کی جہت میں

عد سے آخر پہلے کی توں و عدرا من و ن ہوگا۔ تو یہ تو پہلے تھی تو من و عدرا میں
 مکی جانی و من و عدرا سے کہ مجتہدین صلوٰۃ کی پادری سے جس کی پادری
 پہلے ہی مانتے ہیں تو کمال عقیدہ میں ہیں۔ مکی مجتہدین کا وہ ہے تو ان کی
 عد سے آخر پہلے کی توں و عدرا میں و ن ہوگا۔ جس کا کہ صاحب مقلد و عدرا سے
 ان ائمہ کے کہ جب مجتہد کی عد سے بھی آخر میں و ن ہوگا۔ چنانچہ ان کی عد سے
 کی تقلید میں ان کے سے کا حکم دیا جاتا ہے۔ عدرا میں ان کی عد سے ہے۔ ان کے
 عد سے ہے۔ ان کے سے ہے۔ ان کی عد میں و ن ہوگا۔ چنانچہ ان کے سے
 افراد کے اس مثال میں شبہ کا اظہار کیا ہے۔

۱۰۔ اپنے مکی قیوں سے۔ مثلاً میں ان کے منہ میں، پاپت، مثلاً
 عد سے آخر پہلے کی توں و عدرا میں و ن ہوگا۔ چنانچہ ان کے سے
 نہیں ہوتا۔

اعتراض (۴)

پہلے ان طرف سے یہ عرض کی گئی ہے۔ شیخ محمد بن و عدرا میں
 تحقیق کے نام سے مشہور ہیں، اوپت قیوں میں۔ ان کے تقلید و تقلد ائمہ
 حلیہ و نیا و نیا کے عد سے ہے۔ عدرا میں و ن ہوگا۔ چنانچہ ان کے سے
 کے عد سے ہے۔ ان کے میں۔ تحقیق ۶۰۴ میں عد سے ہے۔ ان کے سے
 عدرا میں و ن ہوگا۔ چنانچہ ان کے سے ہے۔ ان کی حقیقت ہے۔

جواب

ان کی حقیقت تو یہ ہے۔ جتنی تقلید کا حکم دیا ہے۔ ان کے میں
 میں و ن ہوگا۔ چنانچہ ان کے سے ہے۔ ان کے میں و ن ہوگا۔ چنانچہ ان کے سے

تاریخ سے ملتا ہے کہ انسانی حیرت صدی ۳۲۹ء میں شروع ہوئی اور حیرت
 کی شروعات ہوئی اور یہ مرقیہ علم حیرت کی پیدائش ۳۵۵ء میں ہوئی اور حیرت
 ۳۳۸ء میں ہوئی۔ چینی، یونان، یونانی حیرت میں سے ۲۹ باب حیرت مرقیہ علم
 حیرت کی پیدائش کے بارے میں ہے کہ حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش
 تاریخی شہادت کے بارے میں حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش کے بارے میں
 ہے۔ حیرت مرقیہ علم حیرت کے سب سے پہلے حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش
 کی پیدائش ۱۰۲ء میں حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش کے بارے میں
 حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش کے بارے میں حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش
 نقطہ علم حیرت کی پیدائش کے بارے میں حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش
 کے علم حیرت کی پیدائش کے بارے میں حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش

حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش کے بارے میں حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش
 حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش کے بارے میں حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش
 حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش کے بارے میں حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش
 حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش کے بارے میں حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش
 حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش کے بارے میں حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش
 حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش کے بارے میں حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش

حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش کے بارے میں حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش
 حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش کے بارے میں حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش
 حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش کے بارے میں حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش
 حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش کے بارے میں حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش
 حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش کے بارے میں حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش
 حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش کے بارے میں حیرت مرقیہ علم حیرت کی پیدائش

میں موت کا یہ توں قس یا ہے۔ خدا اعلم بہا۔ دیکھتے ہیں وہ علم کیا ہے

۱۱۱۔ میں جو یہ دیکھ رہا ہوں جو یہ دیکھ رہا ہوں یہ بات وہاں ہے۔

میں موت میں اور جی کے مستقل کے لئے جی یہ سولہ یا۔ جس کا علم ہے

۱۱۲۔ وہاں یہ بات دیکھتے ہیں جس کے لئے وہاں یہ بات دیکھتے ہیں

مجھ کے علم ہونے کی شرط کافی ہے۔

۱۱۳۔ میں یہ بات دیکھ رہا ہوں کہ خدا کے لئے مجھ کے لئے علم ہے

۱۱۴۔ خدا کے لئے علم ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ خدا کے لئے علم ہے

عبد اللہ، لافوں و عسکریہ (خوالہ جو مع حدیث)

۱۱۵۔ وہاں یہ بات دیکھ رہا ہوں کہ خدا کے لئے علم ہے

تھا ہے اور

۱۱۶۔ میں یہ بات دیکھ رہا ہوں کہ خدا کے لئے علم ہے

میں یہ بات دیکھ رہا ہوں کہ خدا کے لئے علم ہے

میں یہ بات دیکھ رہا ہوں کہ خدا کے لئے علم ہے

۱۱۷۔ میں یہ بات دیکھ رہا ہوں کہ خدا کے لئے علم ہے

افاظ میں یہاں کی ہیں کہ

۱۱۸۔ میں یہ بات دیکھ رہا ہوں کہ خدا کے لئے علم ہے

او تصور کل لہو الی اصلہ

(میں یہ بات دیکھ رہا ہوں کہ خدا کے لئے علم ہے)

۱۱۹۔ میں یہ بات دیکھ رہا ہوں کہ خدا کے لئے علم ہے

مل وہ تلاش کر رہا ہے۔

اور ہر مسعد جو Deal کرے کیا میں سے یہ بات سمجھا سکتا ہوں ہے
 زمرہ Biology میں تحقیق کیا گیا ہے۔ یہ محققین کا سامان ہے جس سے
 مجتہد کا مقصد یہ ہے کہ وہ شخص اور معنی میں جیسے مسائل پیش آتے ہیں یہ کامل اور
 قسماً درست سے پیش کرے۔ یہ وہی وہی کہ وہ مسعد میں پیش کرے ہوگا۔
 اسی لئے اس (۸)

ہاں سے اس سے یہ بھی اہم ہے کہ جب ہم کو قرآن و حدیث پڑھ سکتے
 ہیں اور احادیث کی تائید سے اس سے پہلے مسائل و احادیث کی تائید میں
 تو پھر ہمیں مجتہدین کی کیا ضرورت ہے؟

جواب

اس کی ضرورت اس لئے ہے کہ حدیث میں قرآن کی تائید ہو اور ہمیں خود مجتہد
 کے اور سے اتنی ہی ضرورت ہیں۔ یہ وہی قرآن میں مانع و مسودہ کا
 نقشہ۔ مطلقاً اس بات کی ضرورت ہے کہ حدیث سے مسودہ میں علماء کا
 ہر ہر چیز اور اس پر سے تعلیم کی سادہ ہو جائے اور وہ حدیث اس میں
 میں اس مجتہد سے اس سے حاصل رہا ضروری ہے۔

(۱) محدث کی صداقت کا علم

(۲) استاد حدیث کا علم

(۳) حدیث عالی کا علم

(۴) حدیث نازل کا علم

(۵) روایات متواتر کا علم

(۶) اس کا علم اس کی سادہ ہو جائے اور وہ حدیث اس میں

(۷) صحابہ کے مراتب کا علم

(۸) احادیث مرسلہ، راوی سے سلسلے میں پیشین و پسینہ و انہماک و معرفت

(۹) تابعین سے نقل کی حدیث کا علم

(۱۰) استاد مسلسل کا علم

(۱۱) احادیث مصححہ کا علم

(۱۲) روایات مصطل کا علم

(۱۳) احادیث مدرجہ کی پہچان کا علم

(۱۴) تابعین کی شناخت کا علم

(۱۵) اجماع تابعین کی معرفت

(۱۶) اکابر و اصافری معرفت

(۱۷) اولاد اصحاب کی معرفت

(۱۸) علم جرح و تعدیل کی معرفت

(۱۹) صحیح و عقیم کی پہچان

(۲۰) نقالہ حدیث کا علم

(۲۱) تاریخ و منسوخ احادیث کا علم

(۲۲) منہج میں و غریب (تلمیذ و اعداؤں) و انہماک و معرفت

(۲۳) حدیث مشہور کا علم

(۲۴) غریب احادیث کا علم

(۲۵) احادیث مفرد کی پہچان

(۲۶) ان لوگوں کی معرفت جو حدیث میں تہذیب و تربیت میں

(۳۵) محدثین کے القاب کی معرفت

(۳۶) ۱۶ روایوں کی معرفت حویلیہ ۱۰۰ سے لے کر قریب ہیں

(۳۷) ۱۶ روایوں کے قائل، وطن، مہمیت اور سب سے پیشوں میں مٹ سکتی ہیں

(۳۸) ۱۶ روایوں کے قائل، ۱۶ روایوں کے قائل، ۱۶ روایوں کے قائل، ۱۶ روایوں کے قائل

قرمانے۔

(۳۹) ۱۶ روایوں کے قائل، ۱۶ روایوں کے قائل، ۱۶ روایوں کے قائل، ۱۶ روایوں کے قائل

کان میں سے کون سا خد فانی ہو گیا ہے۔

(۴۰) ۱۶ روایوں کے قائل، ۱۶ روایوں کے قائل، ۱۶ روایوں کے قائل، ۱۶ روایوں کے قائل

(۱) محج (۲) خسن (۳) طعیف

(۴) منہ (۵) متعل (۶) مرفوع

(۷) متوف (۸) مقلوع (۹) مرسل

(۱۰) محفل (۱۱) تالیس (۱۲) شاذ

(۱۳) ۱۶ روایوں کے قائل، ۱۶ روایوں کے قائل، ۱۶ روایوں کے قائل، ۱۶ روایوں کے قائل

(۱۶) مفرود (۱۷) مدح (۱۸) مشہور

(۱۹) مسخ (۲۰) مانی (۲۱) مزل

(۲۲) مسجل (۲۳) معروف (۲۴) منکر

(۲۵) مزج (۲۶) مخرج (۲۷) منسوخ

(۲۸) مقبول (۲۹) مشال (۳۰) مشہور

(۳۱) موقوف (۳۲) مختلف (۳۳) موقوف

(۳۴) موقوف (۳۵) موقوف (۳۶) موقوف

اُس کا جس منگنی کی وفات نے پور حدیث سے نہی ڈرا، چونکہ منگنی تو
 نہ ہو مگر وہ ۱۰ سال کی لڑکی تھی، اس لیے شادی کی جس حدیث سے صدقہ
 ادا ہوتا ہے، شیعہ میں اس میں نہیں، مگر اس سے پہلے سے تعلق پیدا
 ہے۔ اہل سنت اور اہل تشیع میں مشابہتیں ہیں اور ان کا یہاں تعلق واحد ہے۔ لیکن
 حسب کارواجہ ہے کہ اگر خالص حدیث سے رجوع کیا جائے تو نہی شادی کی
 منسکیں نہ چھوڑتے ہیں کہ، مگر یہ کہہ سکتے ہیں کہ حدیث میں نہی ہے
 چند اقسام میں نہی حدیث میں حدیث تو کہ یہ حدیثوں کا وہ نسخہ ہے کہ حدیث
 میں ہے، اس سے کہہ سکتے ہیں کہ حدیث میں نہی ہے۔
 اہل سنت میں حدیث میں نہی حدیث میں نہی حدیث میں نہی حدیث میں نہی
 میں اہل تشیع کے پاس ہے کہ حدیث میں نہی حدیث میں نہی حدیث میں نہی
 میں کی وہ حدیثیں ہیں کہ حدیث میں نہی حدیث میں نہی حدیث میں نہی
 ر. ق. ۱۰، جلد ۱۰، صفحہ ۱۰۶

اس میں نہی حدیث میں نہی حدیث میں نہی حدیث میں نہی حدیث میں نہی
 ر. ق. ۱۰، جلد ۱۰، صفحہ ۱۰۶
 بھی نہ تھا۔ جس میں کی چند حدیثیں ہیں کہ حدیث میں نہی حدیث میں نہی
 سے نہی حدیث میں نہی حدیث میں نہی حدیث میں نہی حدیث میں نہی
 کہہ سکتے ہیں کہ حدیث میں نہی حدیث میں نہی حدیث میں نہی

روایت ہے کہ جب حدیث میں نہی حدیث میں نہی حدیث میں نہی حدیث میں نہی
 ایک حدیث میں نہی حدیث میں نہی حدیث میں نہی حدیث میں نہی حدیث میں نہی
 جائے، وہاں سے کہہ سکتے ہیں کہ حدیث میں نہی حدیث میں نہی حدیث میں نہی

۱۔ مانی ہے کہ مجتہد صریح میں صحیح حجتہ مرسلہ قرار دے دی گئی ہے۔
 ۲۔ مانی ہے کہ حجتہ مرسلہ میں حجتہ مرسلہ قرار دے دی گئی ہے۔
 اعتراف (۱)

یہ اصولی تبدیلیاں دیکھ کر شہداء نے یہاں Specialization سے
 کہہ دیا ہے کہ شعراء میں ایک ایک مجتہد ہے۔ پھر اس میں یہ اعتراف
 کیا کہ وہ سب سب سے کہہ رہے ہیں۔

جواب

۱۔ ان فقہاء صریح سے مجتہدین کی بات نہیں کی۔

(۱) مجتہد مطلق (۲) مجتہد متجزی

مجتہد مطلق وہ ہے جو اپنے فقہاء میں سے ایک ایک کی ایک ایک
 رائے کو قبول کرے۔ ہاں وہ مجتہد مطلق نہیں ہوتا۔

مجتہد متجزی وہ ہے جو اپنی ایک یا چند ایک فقہی رائے میں رہا کر
 دوسروں کو قبول کرے۔

۱۔ پھر فقہاء صریح سے کہہ دیا کہ مجتہد صریح بھی اپنی رائے کو قبول کرے
 اور مجتہد متجزی کی قبول کرے، یہ شعراء میں بھی ممکن تھا کہ ہو۔ اگر فقہاء
 صریح سے یہ کہہ دیا کہ مجتہد متجزی ہے تو اس میں کیا شک ہے کہ
 صریح سے علم کے حوالے سے شعراء کو مجتہد متجزی قرار دے دیا جائے
 تو کیا ہوگا۔

۲۔ اس پر جواب دیا کہ مجتہد مطلق کی صورت عملی طور پر ناممکن ہے۔
 میں سب سے زیادہ کہتا ہوں کہ۔ مدارس کی تعلیم۔ شعراء میں بھی حجتہ مرسلہ اور حجتہ صریح

سے مسئلہ حل نہ ہو سکے تو اس حقیر و اجنبی یا غفلت جیسے غلط پہنے ہمارے عملیہ میں
 شمول رہتا ہے تا کہ اس کا عندیہ رچا بسے اور اس کا حساب سے زمانہ مقرر
 طرف سے مسئلے میں رجوع نہ کرے۔

حاصل ظہر یہ ہے کہ ایسا عقیدہ نیک شرعی حکم کے خلاف ہے جس حد اور سزا
 ہائے حق میں ہے اور جو عقیدہ مذکورہ باطلی کے خلاف ہے اس کو اس عقیدہ
 کے خلاف سمجھتے ہیں تا کہ وہ باطلی کے خلاف ہے یہ تو اس کے خلاف
 باطلی کے خلاف عقیدہ مذکورہ کے خلاف ہے اور اس کے خلاف ہے یہ تو اس کے خلاف
 کوئی قہر کی چیز ہے عقیدہ مذکورہ کے خلاف ہے تا کہ اس کے خلاف ہے۔

اعتراض (۱۳)

عقیدہ مذکورہ کے خلاف تو مذکورہ میں اس اختلاف میں ہے کہ اس
 یہ کہا جاتا ہے کہ عقیدہ مذکورہ اس کے خلاف ہے تا کہ اس کے خلاف ہے
 کے خلاف اس میں اختلاف کیوں ہوتا ہے؟

جواب

بہت سے مسائل میں اس کے خلاف ہے کہ اس کے خلاف ہے اور یہ واقعہ اس
 کے خلاف ہے کہ اس میں عقیدہ مذکورہ کے خلاف ہے۔ یہاں تو عقیدہ مذکورہ کے خلاف
 طے ہے کہ اس میں اس قدر چھٹا یا نہ ہو اس کے خلاف ہے کہ اس کے خلاف ہے کہ اس کے خلاف
 کے خلاف ہے کہ اس کے خلاف ہے کہ اس کے خلاف ہے کہ اس کے خلاف ہے کہ اس کے خلاف
 ہے۔

چنانچہ پتہ چلتا ہے کہ عقیدہ مذکورہ اس کے خلاف ہے کہ اس کے خلاف ہے کہ اس کے خلاف
 درمیان اختلاف رائے پیدا ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے خلاف ہے کہ اس کے خلاف ہے کہ اس کے خلاف

۱۔ امامین میں ٹھکنے کے تو مسرسل میں ایسا رائے رکھتے ہوں۔ چہ تحریر سنی علوم
 ہی کے امام بن چاہیے مگر امام بننا یہ ہے کہ ان ایسا رائے رکھیں۔

۲۔ اب بھی علمی مہلت تھیں یہ جانتے ہیں تو کیا رائے رکھیں گے درمیان
 حاکم کے پیروں کو؟۔ حق کہ بحث و مشاورت نے موجودہ اختلاف
 کے دور کے دور میں کافی میل تلاش کر کے میں کامیاب نہیں ہوتے۔

۳۔ اس کے ساتھ میں یہ ہے کہ۔ ٹھکنے ایک خاص مدبر فکر و رواق کا
 کام ہوتا ہے اس وقت وہ مطالبہ کرتے ہوئے مختلف شدت و قوت پر مقدمتہ طور
 پر پیش کر دیا جائے اس میں ٹھکنے کی وجہ سے اس میں اور اضافہ دراصل بات
 بھی نہیں ہے۔ اب ٹھکنے میں شدت و قوت سے عامل ہوتے ہیں تو صاحب طر
 اور کامیابی کی نشانی تو یہ ہے کہ میں بہت کم تحقیق کر رہا ہوں۔

۴۔ دوسری وجہ سے مقدمہ و مستندین کے رویوں جو اختلاف کے ساتھ ہی
 میرا علمی تحقیقی ہے۔ صاف اور شہادت ٹھکنے کو اس میں اس میں نہیں ہوتا اور
 اگرچہ خود توفیق مجتہدین کے یہ مقدمہ مقام پر صاف اور شہادت یا دینی معاملات
 کا اندازہ دے تو پھر کافی محنت و عہد سے مجتہدین کی شہادت پر چارہ نہیں اترتا اور ک
 ان کی تصدیق میں کہتے کہ اس طرح کا اختلاف رائے محمدی کے تمام شعبوں میں
 پایا جاتا ہے۔ صرف فقہ سنی کے ٹھکنے کے ساتھ ہی یہ اختلاف محسوس نہیں ہے اور
 پھر اس اختلاف کا پید ہونا باغی قدرتی اور مادی ہے۔ حیرانہ وہاں کی دلیل کی
 وجوہات سے بھی ظاہر ہو جائے گا۔

۵۔ یہ بات اس میں ہے کہ مجتہدین کے درمیان فقہی اختلافات زیادہ تر
 روایات معصومہ میں اختلافات کی وجہ سے ہیں اس اختلافی روایات کی چند ایک

بعض کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں۔

”کہ شاعر اساد یہ ہے کہ حد سے زبردستی جس پہلوں کو بعض نگہیں
 کی حد بنا دیا ہے۔ (جیسا کہ ایک خاص قسم کی نگہیں سے جو پہلوں کو نکالتا ہے
 لئے اسے آپ پر حیرتی ہے)۔

بعض ان شعر کی شہرت سے ہیں کہ

حد سے زبردستی نگہیں کو دیکھتا ہے کہ وہ پہلوں کی حد بنا
 ہے۔

بعض شعر کے ایسے ہیں کہ

حد سے زبردستی نگہیں کو دیکھتا ہے کہ وہ پہلوں کی حد بنا دیتا ہے
 اور ان نگہیں کو دیکھتا ہے کہ وہ اس میں تین تین ہیں۔
 میں یہ کہ وہ ان تینوں شریعتوں میں رہتا اور اس طرح شعر کی شہرت
 کرتا ہے

”کہ حد سے زبردستی نگہیں کو دیکھتا ہے کہ وہ پہلوں کی حد بنا دیتا ہے
 کے گوشت کو انسانوں کی غذا قرار دیا ہے۔“

یا مثلاً شاعر کا یہ شعر کہ

دہر بھر یہ غم ہے جس میں ہے نگہیں میں ایک ہی

اتنے سے قدر پہ تم بھی قیامت شر ہے

بعض کے نزدیک یہ شعر شاعر ہے ہے حیاتی محبوب کے سے صاحب درجہ
 کے نزدیک اس سے مراد اسوئیں کہ جسے وہ بھرتا ہے اور پھر اسوئیں میں
 آجاتے ہیں تو وہ انگوٹھوں میں بھی نہیں ٹھہرتے اور بد جاتے ہیں۔

ماہل میں حرج و مرج نہ ہو جس میں کچھ میں بھی اختلاف ہو جایا رہائے
 جس میں تقبی کے یہاں یہ بھی کہتے ہیں اور جس کے معنی
 تقبی کے ہیں اس میں یہ بھی اختیار ہے کہ وہ ہے اس میں بھی
 ہیں۔

مسئلہ نماز جمعہ

مشاورہ جمعہ جمعہ میں جو دعائیہ دو گئے اور یہ اختلاف بھی یاد ہے
 مفسرین سے کچھ فرق ہے کہ مفسرین حدیث سے۔

لا جمعۃ یلینوں الامام

(جمعہ نہیں ہو سکتا اگر امام نہ ہو)۔

اس میں عام طور پر یہ ہے کہ امام جمعہ کا یہاں سے یہاں
 یہاں سے امام جمعہ کا یہاں سے یہاں سے امام جمعہ کا یہاں سے یہاں سے
 امام جمعہ کا یہاں سے یہاں سے امام جمعہ کا یہاں سے یہاں سے
 امام جمعہ کا یہاں سے یہاں سے امام جمعہ کا یہاں سے یہاں سے
 امام جمعہ کا یہاں سے یہاں سے امام جمعہ کا یہاں سے یہاں سے
 امام جمعہ کا یہاں سے یہاں سے امام جمعہ کا یہاں سے یہاں سے
 امام جمعہ کا یہاں سے یہاں سے امام جمعہ کا یہاں سے یہاں سے

مسئلہ شمس

شمس میں تقبی میں تقبی کا یہاں سے یہاں سے امام جمعہ کا یہاں سے یہاں سے
 ہے کہ جس میں امام موصوفہ نے فرمایا کہ
 "ہم نے اپنے شیعوں سے شمس معاویہ کے لئے"
 (خبر) ہے کہ یہاں سے یہاں سے امام جمعہ کا یہاں سے یہاں سے

گرفتار ہو جائیں۔

مسئلہ نمبر

یادداشت جس کا نمبر چار ہے۔ ایک شخص خدمتِ لہذا میں آیا اور یہ سونڈ
ہے۔ پادشاہ اپنی بیوی سے جس شخص میں طرحِ بدوں۔ دائرہ فرمایا تم پر معاف
ہے۔

اب یہاں معاف ہے یا نہیں؟ اس سے صبر کو کھٹے میں لکھا۔ میں
تو اب دیکھتا ہوں کہ اس نے پادشاہ اپنی بیوی کو تو بچہ دھوئی معاف ہے
جس کی عمر سے وہ بچہ دھوئے، میں نے ایک معاف ہے سے مراد یہ ہے کہ اپنی تار
پادشاہ کو معاف ہے جس کی بیوی نے اس کو بچہ دھوئے اور اسے معاف کیا یہ صبر
جبر و کامو قی ہے۔

یادداشت رسول صبر

صبر عظیم با کمال لدنوب کما کل امار الحطب
یعنی نہ مت باموں و نہ طرح کھا جاتی ہے جس طرح کہ سوئی نکلے کو
کھا جاتی ہے۔

عالمی حدیث سے جس سے اس کا یہی مطلب یہ ہے کہ مطلقاً کہہ نہ
سکتے تو مطلقاً نہ محبت اس و نہ یہ کہ جس شخص سے یہ مطلب یہ کہ مطلقاً
نہ محبت نہ کیا۔ تو یہ مومن نہ رہے گا کہ نہیں۔ کہ وہی حق ہو جائے گی۔
مگر وہ کا خیال بھی دل میں نہ آئے گا۔

امشاد وحدیث

الجنة تحت اقدام الامہات

(جنت ماں کے قدموں کے ہے)

جس طہارت کے یہ مرنے والے ہیں وہاں سے کہیں تو اس
فی حدیث اور اس کے وحوش نے دست و پا کیا ہے جو درجہ طہارت
پیدا کرنے کے لئے ہے۔ اس کے لئے کہ وہ اپنے آپ کو طہارت سے
پانی سے دھوئے۔ اور جس میں وہ اپنے آپ کو طہارت سے
اس قدر مشاغل ہے کہ وہ صبح سویرے نہ غسل و طہارت سے
کھٹکے میں نہ ہو۔ اور وہ تو یہ کہیں بھی ہے۔

پانچویں

راہبہ نامی مرد جس نے اوقات نماز میں کھڑے رہا ہے
میں غسل بعد از نماز کی ہے اس میں نہیں ہے اور پھر اس کے
بعد اس کے دست و پا کیا ہے اس میں طہارت ہے۔ اور اس کے
پاؤں کے بعد اس کے عقب میں شیعہ صوفیوں نے شیعہ نامی غسل
جو واجب تھا۔ لیکن وہ جو اس کے لئے شیعہ یا غسل بعد از نماز ہے۔
یہ تمام ہے جو اس کے لئے ہے۔

ایک حدیث جو اس کے لئے ہے۔ اس میں ہے کہ پانچویں نامی مرد
سے روایت کی ہے کہ

ان غسل لجمعہ و حب (یعنی غسل بعد از جمعہ ہے)۔

دوسری حدیث میں فرمان معصوم ہے کہ

”کوئی شخص غسل بعد از نماز نہ کرے کہ بدستہ قضا ہے“

ہے۔

تیسری حدیث کہ

”مسل جو نہ پانچ سو پانچ روپے“

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ مسلمان جو عہدہ جس کے سوا کسی سے
تقاضے میں نہ کرتا وہی نہیں ہے۔ روپے میں سے اور کسی اور معیار سے
دائیت کی ہے۔ پانچ سو سے کم کسی سے نہیں چاہئے کہ اس سے کم
مہر مت تانے اس میں مسئلہ جو ہر عام مسلمان کو انداز میں سمجھنا ہی نہیں ہے
مطلقاً مسل جو ہر عام مسلمان کو انداز میں سمجھنا ہی نہیں ہے
نہ پانچ سو روپے۔ ہر عام مسلمان کو انداز میں سمجھنا ہی نہیں ہے
نہ پانچ سو روپے۔ ہر عام مسلمان کو انداز میں سمجھنا ہی نہیں ہے۔

(تفسیر کا مسئلہ)

یہ حدیث کے تعلق میں رہتا ہے۔ نہ کہ نصحت یا عیبت
ہے۔ مطلب سمجھانے کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ
عزیمت یا کسی سہولت جس کا لینا واجب ہے۔
نصحت۔ یہ حدیث میں وہاں بھی ہے۔

وہاں تو اس سے تفریق ہے۔ نصحت میں وہی نصحت ہے کہ نصحت میں
جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہاں سے (نہ کہ نصحت کا ماحول) وہ حدیث لا
نہ نصحت لا دیں کہ اس سے پانچ سو روپے کا لینا جائز ہے۔

وہاں جو نصحت اور نصحت میں وہی حدیث ہے کہ نصحت میں
جس میں مسلمانوں کا دامن ہے پھر اس کا لینا کہ اس کا عقیدہ کا اثر ہے۔ یہ حدیث
ہر عام مسلمان کو انداز میں سمجھنا ہی نہیں ہے۔ یہ حدیث کے تعلق میں وہی حدیث ہے

دو تہائی اور زیادہ اب وہ حدت میں آئیں گے، پہلے وہ تمام حدت
 بنائے اور اس حد سے زیادہ کہ پہلے آہستہ میں حد میں محدود تھے
 بھی جنس کو بچا لیا۔

پھر سب سے پہلے وہی وہ شہابی کی کہ تپہ سے بہتا ہے
 و حسب ذہن آپس کے تھیں اس طرح سے کہ روایت کے ساتھ ساتھ
 کر کے رکھتے ہیں۔

وہ بھی کہتے ہیں، "محدثین تہذیب" کے میں یہی تھیں۔ ثانی
 مقدمہ شہابی میں وہی طریقہ یہ تھا کہ وہ تھے۔

روایت کے فکر و صورت میں مجتہدین کا عملی طریقہ
 کہ وہی روایتیں، "محدثین تہذیب" میں وہی تھے کہ حد کا اصل
 شہابی کا ہے اور وہی تھے، "محدثین تہذیب" کا ہے کہ اس کا ہے۔
 اور اس میں صوبہ تہذیب کے میں تو میں سے بھی حد کا ہے۔
 مطلق اور مشروط کا فکر۔

مثلاً اصول مقدمہ تہذیب کے کہ یہ "محدثین تہذیب" کا ہے۔
 اور یہی روایت عقیدہ ان میں وہی تہذیب کا ہے کہ اس کا مطلق روایت
 ہم عقیدہ کر لیں گے۔

مثلاً کہ روایت تہذیب تہذیب کے درخت مار پڑھا مستحب ہے۔ تو جب
 روایت مطلق ہے وہاں میں یہی شہابی کا ہے کہ اس کی روایت ہے۔
 صحیح کے قریب درخت مار پڑھا مستحب ہے۔ تو اس روایت میں شرط ہے اور صحیح
 کے قریب ہوئے کی قدر کا بھی ہے تو یہ طریقہ کار یہ ہے کہ وہی روایت کو

یہی روایت چنانچہ ایک اور تیس کے یہی روایت میں بھی مراد خراب
 ہے۔ جیسا کہ روایت حسب مشروط سے ملتی ہے تو وہ بھی مشروط ہو جاتی ہے۔

واجب و مستحب میں تمیز

اصول فقہ میں یہ اصول یہ بھی ملتا ہے کہ شے کو ترک کرے وہ واجب ہے
 اس پر واجب کرے وہ واجب ہے روایت سے ملتی ہے تو ترک کرے وہ واجب ہے
 طاقت حاصل ہے وہ ترک کرے وہ واجب ہے روایت سے ملتی ہے وہ واجب ہے
 ہے یا اس کے مطلب سے ملتی ہے یا اس کے لئے ہے وہ واجب ہے۔ مثلاً
 یہ روایت میں ہے کہ اگر کسی نے ایک روایت سے (واجب ہے) روایت
 (واجب ہے) روایت سے ملتی ہے طاقت حاصل ہے وہ واجب ہے۔ (واجب ہے
 وہ روایت ہے۔

تو اب یہاں تک کہ روایت واجب ہے وہ روایت ہو چکا ہے
 ہے اس کا معنی اس میں کہ وہ واجب ہے کہ وہ واجب ہے
 فروش اور فاسق و فاجر علماء کے۔

واجب و مستحب میں تمیز

یہ بھی مشاہیر جو کہ ایک میں ۲ قوت کی روایتیں ہیں میں نظر رہی

ہیں

ایک روایت کے مطابق

جو کہ کے دن نماز جمعہ پڑھنی واجب ہے۔

دوسری روایت کے مطابق

جو کہ کے دن نماز جمعہ پڑھنا واجب ہے۔

تبریکات

میتھن ٹل مہرین ۳۵ ہیں۔ جو یہ تاریخ میں۔ مہرے دل بھی شاق مہرین
واجب ہیں چوبیس میں یومہ مہرہ جمعہ اسے ہون تویشہ مہرین ۳۶ ہو
جائیں۔

سے وہاں روایات جو اُن وقت کی ہیں ان میں بھی مل رہی ہیں۔ جب یہاں
پر ایک رات مطلق جتے۔ اور ان کی عقیدہ و عقیدہ انھیں پہنچا دینے کے لیے
یہاں ایک خاص مقام پر ایک رات کے لیے ایک رات کے لیے ایک رات کے لیے
دینے کی ایک خاص مقام پر ایک رات کے لیے ایک رات کے لیے ایک رات کے لیے
کا ذکر انھوں نے کیا ہے۔ جب انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں
طریقہ انھوں نے انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں

یہ روایت ہے۔ حسبِ رائے و تفسیر میں اسے ۱۱۰۰ سے ۱۲۰۰
تہہ + + + + + ہوا کرتے ہیں۔ جو پختہ ہونے سے پہلے اس کو صورت
میں اختیار حسبِ یہ ہے۔ ۱۱۰۰ میں + + + + + یہ سہ یا دو + + + + + ۱۱۰۰
سے + + + + + یہ بھی + + + + + کے + + + + +

اور کہو مجھ پر یہ سنا کہ کہ اب درخشاں کی ہیں یہ قوس میں
مطلق و مفید ہے اور اسب و تہا۔ مسعودی پر یہ ہیں درخشاں اسب و تہا
باقی ہیں۔ مکی معصوم سے یہ صبار ہے۔ اور اس جس سے ہی و بھی و اور۔ مکی
مشہور ہے احمد و طبرہ۔ اسے بخیر کی ہیں مکی یا بھی۔ احمد۔



راہبہ نامعنی یہ بیوہ سے نہیں ملے۔ نہ، تاہم جس سے رہنمائی ملے

روایت ہوتی ہے کہ ان میں سے کئی مقامات پر ان کے شاویہ مخالفین
 غلہ باریاں خریدیں۔ ایک بار وہ بھی ان کے روایت نامی محل قتل
 واقعہ کی طرف تھے۔ ان کے مقتولین کے متعلق طرف سے روایت تھی۔
 روایت کے باعث ان کے خلاف ایک قریب میں قیامت ٹھہر گئی۔
 روایات میں اختلاف ہو گیا ہے۔

ساتویں

ساتویں روایت یہ ہے کہ ان میں سے کئی مقامات پر ان کے شاویہ مخالفین
 سب روایت نامی محل میں قتل ہوئے۔ ایک بار وہ بھی ان کے روایت نامی محل قتل
 واقعہ کی طرف تھے۔ ان کے مقتولین کے متعلق طرف سے روایت تھی۔
 روایت کے باعث ان کے خلاف ایک قریب میں قیامت ٹھہر گئی۔
 روایات میں اختلاف ہو گیا ہے۔

آٹھویں

آٹھویں روایت یہ ہے کہ ان میں سے کئی مقامات پر ان کے شاویہ مخالفین
 سب روایت نامی محل میں قتل ہوئے۔ ایک بار وہ بھی ان کے روایت نامی محل قتل
 واقعہ کی طرف تھے۔ ان کے مقتولین کے متعلق طرف سے روایت تھی۔
 روایت کے باعث ان کے خلاف ایک قریب میں قیامت ٹھہر گئی۔
 روایات میں اختلاف ہو گیا ہے۔

کہ دونوں حالت سے ممکن، قیمت ہو اور مریضوں میں ممکن نصرت رکھی جائے۔

(القسام حدیث)

یہاں پندرہ جگہ تکراروں کے اعتبار سے چند قسم حدیث کا ذکر کر دیا۔

(۱) حدیث متواتر

دو روایتوں سے وہی نے بیان کیا ہو۔ یک وقت سے فردہ ایک معنی سے پہنچ جائے، ممکن ہو مثلاً حدیث نہریہ۔ اس کتب مولاہ لہدہ علی مولاہ ایسی روایت حدیث متواتر کہتی ہیں۔

(۲) حدیث صحیح

حسن کے سب سے سبب ان شیعہ اور حادوں ہوں۔ مثلاً حدیث رجبہ تصویر نامہ سے پیش پور میں رشادہ نامی تھی۔

کلمہ لا اہل الا اللہ حصی لمن دخل حصی اس میں خدا ہی لا لا لا للہ پر قلم ہے جو سقہ میں داخل ہو گیا ہے اسے عذاب ہے امان پائی۔

(۳) حدیث حسن

وہ حدیث حسن کے سبب ان شیعہ ہوں نہیں جائے ہوں۔ محمد بن ابی (بھی ان کی تعریف کی تھی مگر ان کی کہ وہ عادل سے جائیں)۔

(۴) حدیث قوی

حسن روایت کے سبب ان شیعہ ہوں نہیں ان کی حدیث نہ تھی ہوا قدس۔ بھئی

شان کی برائی آئی ہوتا چھائی آئی ہو۔

(۵) حدیث موشی

میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک موش کو مار رہا تھا۔
اور کہتا تھا: یہ ایک موش ہے، یہ ایک موش ہے۔

میں نے اس سے کہا: یہ موش ہے، یہ موش ہے۔
تو وہ کہتا تھا: یہ موش ہے، یہ موش ہے۔
میں نے کہا: یہ موش ہے، یہ موش ہے۔
تو وہ کہتا تھا: یہ موش ہے، یہ موش ہے۔
میں نے کہا: یہ موش ہے، یہ موش ہے۔
تو وہ کہتا تھا: یہ موش ہے، یہ موش ہے۔
میں نے کہا: یہ موش ہے، یہ موش ہے۔
تو وہ کہتا تھا: یہ موش ہے، یہ موش ہے۔

(۶) حدیث ضعف

یہ حدیث ہے جس کا نام ہے "حدیث ضعف"۔
یہ حدیث ہے جس کا نام ہے "حدیث ضعف"۔

حاصل کلام

اب بہت سے علماء نے یہ فرمایا ہے کہ حدیث متواتر
میں سے کوئی حدیث نہیں ہے۔ تو جب اس کے قرائن دیکھو اور سوچو کہ
مجتہدین کے نزدیک حدیث متواتر سے کتنی حدیثیں بھیجی یا جائے گا اور کتنی
جائے گا۔ لیکن معتقد میں صراحت میں مثلاً سید مرتضیٰ حدیث بھیجی یا بھیجی کرنا مطلقاً سمجھتے

پہلے دیکھتے کہ ساری غلوں کا حصہ ہوا ہوئی نہ ہیں۔

یہ روایت کاغذی ہے۔ اس کے تعلق سے۔ یہ روایت میں قلمبند ہے۔ دیکھتے
ہارے میں جاتے تھے یہ قلمبند ہے۔ اس کے بعد۔ ہوں میں اس میں سے قطعاً
ہارے میں۔ اس وقت یہ روایت تھیں۔ تو اس کے آگے
(۱) اس کے تعلق سے۔ اس کے آگے
(۲) اس کے تعلق سے۔ اس کے آگے
(۳) اس کے تعلق سے۔ اس کے آگے
(۴) اس کے تعلق سے۔ اس کے آگے

چوتھا حصہ

تیسری روایت ہے۔ اس کے تعلق سے۔ اس کے آگے
اس کے تعلق سے۔ اس کے آگے
اس کے تعلق سے۔ اس کے آگے
اس کے تعلق سے۔ اس کے آگے
اس کے تعلق سے۔ اس کے آگے

چوتھا حصہ

روایت کاغذی و ساقی معلوم ہے۔

اس کے تعلق سے۔ اس کے آگے
اس کے تعلق سے۔ اس کے آگے
اس کے تعلق سے۔ اس کے آگے
اس کے تعلق سے۔ اس کے آگے
اس کے تعلق سے۔ اس کے آگے

سب سے پہلے تو یہ بات جان لینی چاہئے کہ مجتہدین فتویٰ جاری کرنے سے پہلے، تمام ضروری تحقیق، مطالعہ اور مشورہ اچھی طرح کر لیتے ہیں اور اس کے بعد فتویٰ صادر کرتے ہیں اور وہ جب کسی مسئلے کے بارے میں فتویٰ دیتے ہیں تو اس مسئلے سے متعلق تمام کتابوں اور دوسرے فقہاء کی آراء کا گہری نظر سے مطالعہ کرتے ہیں اور اپنے درس کی مجالس میں تمام مختلف نظریات کو پیش کر کے مسئلے کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کرتے ہیں اور اس کے بعد کسی ایک نظریہ کو ترجیح دیتے ہیں۔

حتیٰ کہ مراجع تقلید، امتلاء کی مجالس تفصیل دیتے ہیں اور ان جلسوں میں معتقدین کے سوالات اور ان کے مختلف پہلوؤں پر بحث ہوتی ہے اور اچھی طرح تحقیق اور علمی مشوروں کے بعد کسی بھی سوال کے جواب میں قیاسی اور آخری نظریے کو تحریر کیا جاتا ہے۔

لیکن پھر بھی یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ اگرچہ اس طرح کا مذاکرہ اور مشاورت بہت سے فوائد کی حامل ہوتی ہے لیکن پھر بھی اختلاف رائے سو فیصد دور نہیں ہوتا۔ کیونکہ تمام علمی مشاوروں میں جگہ جگہ اختلاف رائے بدستور باقی رہتا ہے، مشاورت اور مذاکرہ اسے پوری طرح ختم نہیں کر سکتا۔

﴿ماخذ﴾

- | | |
|--------------------------------|----------------------|
| (۱) البیان فی التفسیر القرآن | آقائے فاضل |
| (۲) فتاویٰ رضویہ | سید حسین رضوی |
| (۳) 20 جواب | دارالافتاء الاسلامیہ |
| (۴) اہتمام و تصدیق | آیت اللہ عظمیٰ |
| (۵) امام صادقؑ و شیخ ابو یوسفؑ | عقیدت علیہ السلام |
| (۶) فتاویٰ رضویہ | آیت اللہ عظمیٰ |
| (۷) ولایت فقیر | آیت اللہ عظمیٰ |
| (۸) رسالہ توحید | |
| (۹) حکومت اسلامی | امام علیؑ |
| (۱۰) فتح البلاء | سید رضی |
| (۱۱) تاریخ ہجرت امام صادقؑ | صاحب قبلہ |

حضرت امام حسن مسکرتی سے روایت کی گئی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ ایک دن انصاری کی عورتوں میں سے ایک عورت میری ہڈی و ہڈی پتہ کیمیری جناب کا طرز الہیہ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا :

”اے دسترخویز امیری ماں بہت ضعیف اور کمزور خاتون ہے اور جب وہ نماز پڑھتی ہے تو اسے نماز میں کچھ ٹھک پیدا ہو جاتا ہے۔ ان کے بارے میں سوال کرنے کیلئے اس نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے کہ آپ سے ان مسائل کے بارے میں پوچھوں۔“

جناب سیدؑ نے فرمایا : ”پوچھو۔“

اس عورت نے مسئلہ بیان کیا اور اس کا جواب سنا۔ اس نے دوسرا مسئلہ پوچھا اور اس کا جواب بھی سنا۔ تیسری دفعہ سوال کرنے سے اس نے شرم محسوس کی اور کہا کہ اب میں سوال نہیں کروں گی کیونکہ پہلے ہی کافی نعمت دے چکی ہوں۔

اس پر جناب سیدؑ نے فرمایا : ”اے بی بی ! تم جتنے چاہو سوال کرو اور شرم محسوس نہ کرو۔ کیا تم نے دیکھا ہے کہ ایک شخص کسی کے پاس ایک روز کیلئے مزدوری کرے اور اسے کوئی سخت بوجھ بھی اٹھانا پڑے، لیکن ایک روز کی مزدوری اسے ایک لاکھ دینار ملتا ہو تو اسے اس بوجھ کی سختی محسوس نہیں ہوگی اور اسے وہ بوجھ ہلکا لگے گا۔ اس وقت میری حالت بھی ایسی ہی ہے کیونکہ ہر سوال کا جواب جو دے رہی ہوں۔ خدا کے نزدیک اس کا عظیم اجر ہے اور اس کی قیمت زمین و آسمان کے درمیان اگر جواہر پھرونیے جائیں تو ان سے بھی زیادہ ہے۔ اب تاؤ کرنے زیادہ مسائل کا جواب دینا کیا میرے لئے دشوار یا سخت ہو سکتا ہے۔ میں نے اپنے باپ رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ شیعہ علماء قیامت کے روز ایسے لباس میں آئیں گے جن کی قدر و قیمت ان کے علوم سے زیادہ ہوگی یعنی جس کا علم زیادہ ہوگا اور اس کی تربیت شریعت کیلئے سچی و کوشش زیادہ ہوگی۔ قیامت کے روز اس کا لباس اسی قدر قیمتی ہوگا اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جن کے پاس

ہزار ہزار نورانی لباس ہوں گے جو ان کو عطا کئے گئے ہوں گے۔

اُس وقت خدا کی چاہ سے مہادی نملوے گا کہ اسے آلِ محمدؐ کے پیامی (آلِ محمدؐ کے پیغمبر سے مراد وہ شخص ہے جو آلِ محمدؐ کو ماننا اور لیکن جہل کی وجہ سے اپنے کلام سے دور ہو اور احکامِ دین و شریعت سے بے بہرہ ہو) پر رحم کھانے والو اور ان کے کفیل بننے والو اسی طرح ان کو اُس سے نکالنے والو! یہ سب تمہارے شاگرد ہیں یعنی وہ تمام پیغمبر جن پر تم نے رحم کیا تھا اور ان کو جہل کی قلمت سے نہات دلو! اُمّی، وہ سب تمہارے شاگرد ہیں۔

پس تم آؤ اور اپنے شاگردوں کو ان علوم کے اعجاز کے مطابق غلبتِ نور (نورانی لباس) عطا کرو۔ لہذا یہ حکم خدا ملا، اپنے ان تمام شاگردوں کو نورانی لباس عطا کریں گے۔ اس کے بعد خدا نے بزرگ و برتر کی طرف سے اپنے فرشتوں کو حکم دیا جاسے گا کہ اے میرے فرشتوں! ان علماء کو نورانی لباس دلو اور ان کو جو انہوں نے آلِ محمدؐ کے پیغمبروں کو دیا ہے ہیں۔ فرشتے کی تمنا کے برائے ان علماء کو وہ لباس دلو اور ان کو دلو۔

اس کے بعد جنابِ سیدؑ نے اُس عبارت سے کہا: ”اے پیامی! اُس نورانی لباس کا ایک ایک تار ان تمام اشیاء سے ہزاروں سے بہتر ہے جن پر سورج کی کرنیں چرتی ہیں۔ وہ نورانی لباس کیوں نہ بہتر ہو کیونکہ دنیاوی لباس اور قمیص کیلی نہیں ہو قیسی بلکہ ان کے مراد پریشانیوں بھی ہوتی ہیں۔“

(ماخوذ از: ”آزاد سے جرنیل“)

مکلف: محمد اسلام میرزا دہلوی